بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چار قربانیاں

بمقام:-.....................جامع مسجد حق نواز شہید، جھنگ

مؤرخہ:-.....................۸ جون ۱۹۹۱ء

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چار قربانیاں

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَلَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ....اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا....

وَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ: فَلَمَّا بَلَغَ مَعَہُ السَّعْیَ قَالَ: یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی؟ قَالَ: یٰآَبَتِ افْعَلْ مَاتُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْشَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ o

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo

تمہید: میرے واجب الاحترام، قابل صد احترام، جھنگ کے غیور نوجوانو! جامع مسجد حق نواز شہید کے پروانو! سب سے پہلے میں آپ حضرات کو انٹرنیشنل ”حق نواز شہید کانفرنس“ کے انعقاد اور کامیابی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، آج ۸/جون ہے، اور ۲/جون کو آپ نے اسلام آباد میں ایک تاریخی نوعیت کی کانفرنس منعقد کر کے پوری دنیا کے ذرائع ابلاغ کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا ہے کہ سپاہ صحابہ پاکستان میں اہل سنت کی سب سے بڑی قوت ہے۔

میرے بھائیو! جو آیت کریمہ میں نے آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہے، اب میں اسی کی تشریح عرض کرنا چاہتا ہوں، میرے بھائیو! چونکہ یہ حج کا موسم ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی اور قرآن پاک میں جو اللہ تعالیٰ نے ان کا کئی جگہ پر ذکر فرمایا ہے ان احوال کی روشنی میں میں ان آیات کریمہ کی مختصر تشریح کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیمؑ پر چار امتحانات:

میرے بھائیو! حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ پاک کے جلیل القدر پیغمبر تھے۔ انہوں نے چار بڑے بڑے امتحانات پاس کئے۔ یعنی اللہ نے ان سے چار بڑے امتحانات لئے، چار پرچے ڈالے گئے، ہر پرچے میں انہوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔ ہر پرچے میں وہ اعلیٰ نمبروں میں پاس ہوئے۔

حضرت ابراہیمؑ کی کامیابی کے بعد انعام:

میرے بھائیو! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان چار پرچوں کے بعد چار امتحانات میں کامیابی کے بعد اللہ تعالیٰ سے گولڈ میڈل حاصل کیا، اور جو گولڈ میڈل ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے حاصل کیا وہ بھی نرالا تھا، آپ کے ملک میں جو شخص گولڈ میڈل حاصل کرتا ہے، وہ دنیا کی دولت، پیسہ یا سونا کا کوئی تمغہ لیتا ہے، لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار امتحانات کو پاس کرنے کے بعد جو گولڈ میڈل حاصل کیا اس گولڈ میڈل کا نام محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔

امتحان بھی بے مثال ہے، گولڈ میڈل بھی بے مثال ہے۔ کامیابی بھی بے مثال ہے۔ میرے بھائیو! حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پہلی آزمائش، دوسری آزمائش، تیسری آزمائش، چوتھی آزمائش.... ہمیں کیا سبق دیتی ہے....؟ اللہ کے پیغمبر کا اسوۂ حسنہ ہمیں کیا درس دیتا ہے....؟ اس پر ہمیں غور کرنا چاہئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پہلا امتحان:

میرے محترم دوستو! حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا وہ پیغمبر ہے، کہ جس پیغمبر کا پہلا امتحان یہ ہوا.... کہ نمرود کے دربار میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لایا گیا، نمرود کے دربار میں کس لئے لایا گیا....؟ اسلئے کہ ابراہیم علیہ السلام نے ان کے خداؤں کا ستیاناس کر دیا تھا، چھوٹے، چھوٹے خدا انہوں نے ''رب واڑے'' میں رکھے ہوئے تھے، اور وہ ساری قوم میلے پر چلی گئی۔

☆☆☆

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جھوٹے خداؤں کا بیڑہ غرق کردیا:

میرے دوستو! جب ساری قوم میلے پر چلی گئی تو، حضرت ابراہیم علیہ السلام اس رب واڑے میں داخل ہوگئے، کسی کا ناک توڑ دیا، کسی کا کان توڑ دیا، کسی کا ہاتھ کاٹ دیا، اور جوان میں سے سب سے بڑا تھا.... اس کے کندھے پر کلہاڑا رکھ دیا، اللہ تعالیٰ کو پیغمبر ابراہیم علیہ السلام کی یہ ادا اتنی پسند آئی، کہ ابراہیم علیہ السلام کس طرح رب واڑے میں گئے؟ وہاں جاکر انہوں نے کیا کیا، اور اس کے بعد پھر ان کے ساتھ کیا ہوا....؟ اللہ نے ان کی ایک ایک ادا کو قرآن پاک کی آیات میں محفوظ کردیا.... میں واقعات کی تفصیل بیان نہیں کرنا چاہتا، میں مختصر لفظوں میں ان واقعات کی طرف اشارہ کرکے اپنا مدعیٰ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، میرے بھائیو! جس وقت قوم میلے سے واپس آئی، اور نمرود نے کہا کہ ہمارے خداؤں کا بیڑا غرق کون کر گیا ہے....؟ تو اس قوم کے لوگوں نے کہا....

قالوا سمعنا فتاً یذکرھم یقال له ابراھیم

کہ ایک شخص ابراہیم ہے، نوجوان۔

لفظ فتیً کی تحقیق:

میرے بھائیو! یہاں پر لفظ ہے فتیً....

"قالوا سمعنا فتی یذکرھم یقال له ابراھیم"

کہ ایک نوجوان ہے.... جس نے جھوٹے خداؤں کا بیڑا غرق کیا ہے.... تو معلوم ہوا کہ ایک نوجوان ہوتا ہے، وہی جھوٹے خداؤں کا بیڑہ غرق کیا کرتا ہے.... اور نوجوان ہی کفر کا مقابلہ کرتے ہیں، چاہے وہ پیغمبر ہوں، لیکن اللہ نے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ انہوں نے کہا ہو کہ وہ ایک نبی ہے، اس نے یہ کام کیا ہے، نہیں بلکہ لفظ قرآن کے یہ ہیں کہ:

سمعنا فتیً یذکرھم یقال له ابراھیم!

فتیً عربی میں کہتے ہیں "ابھرتی ہوئی جوانی والے" کو، اسے لوگ ابراہیم کہتے ہیں، تو بادشاہ نے کہا کہ ابراہیم کو بلایا جائے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دربار شاہی میں لایا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ہمارے خداؤں کا ستیاناس تو نے کیا ہے....؟

تو پیغمبر نے جواب میں یہ نہیں کہا کہ میں نے نہیں کیا....اور نہ یہ فرمایا کہ میں نے ایا
بلکہ جواب میں اللہ کے رسول نے بڑی عجیب بات کہی، فرمایا، تمہارے خداؤں کو کیا ہوا
توانہوں نے کہا کہ کسی کا ناک کٹ گیا، کسی کا بازو کٹ گیا، کسی کا پاؤں نہیں ہے، اور جو بڑا ہے ہمارے خداؤں میں....اس کے کندھے پہ کلہاڑا ہے، تو پیغمبرؑ نے جواب میں فرمایا کہ کیا تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ تو نے یہ بیڑا اغرق کیا ہے، جس کے کندھے پر کلہاڑا ہے، اسی سے پوچھو کہ تمہارا بیڑا اغرق کس نے کیا؟ اور تمہارے پاس کلہاڑا کون رکھ گیا ہے اس لئے کہ آلۂ قتل جس کے پاس ہو قاتل وہی ہوتا ہے، تو جس کے پاس آلۂ قتل ہے اسی سے کیوں نہیں پوچھتے؟ کہ یہ کلہاڑا کہاں سے آیا ہے، پیغمبر اصل میں یہ گفتگو کر کے ان کے دماغ کی کھڑکیوں کو کھولنا چاہتے تھے، انہوں نے جواب میں کہا، کہ اے ابراہیم! تجھے نہیں پتہ کہ یہ جو ہمارا بڑا خدا ہے، یہ تو بولتا نہیں ہے، اس سے کیسے پوچھیں؟....تو پیغمبر نے فرمایا کہ جس خدا کو....یہ پتہ نہیں کہ میرے کندھے پر کلہاڑا کون رکھ گیا ہے، اور جس بڑے کو یہ نہیں پتہ کہ چھوٹوں کی ٹانگیں کون توڑ گیا ہے، وہ خدا تمہارا مشکل کشا کیسے؟ حاجت روا کیسے؟ پیغمبر کی گفتگو سن کر بادشاہ لاجواب ہو گیا، اور اس کے بعد بادشاہ نے چالیس میل لمبی چوڑی آگ کا پنجہ جلانے کا حکم دیا، چالیس میل لمبی چوڑی آگ آسمان سے بات کرنے والی آگ، آسمان سے گفتگو کرنے والی آگ، دھک رہی ہے، اور ابراہیم علیہ السلام کو ایک گوپھن میں ڈال کر، ایک بہت بڑے ٹوکرے میں ڈال کر، بڑے طاقت ور لوگوں کے ذریعے دھکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا۔ یہ پہلا امتحان تھا پیغمبر کا پہلی آزمائش تھی، یہ پہلا پرچہ تھا جو پیغمبر کے لئے ڈالا گیا، پیغمبر آگ میں ہے، عرش والا خدا دیکھ رہا ہے، کہ میرا نام لے کر میری کبریائی کا اعلان کر کے ایک شخص آگ میں گر رہا ہے، تو اسی کو علامہ اقبالؒ نے کہا تھا کہ....

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

عقل کہتی تھی تو جل جائے گا، عقل کہتی تھی تو راکھ ہو جائے گا، لیکن عشق یہ کہتا تھا کہ جس خدا کے نام پر میں آگ میں جانا چاہتا ہوں آگ کو جلانے کا حکم وہی دے سکتا ہے۔

آگ کا کام ہے لوہے کو پگھلا دے.... آگ کا کام ہے لکڑی کو جلا دے.... آگ کا کام ہے انسان کی ہڈیاں بھی جلا دے.... لیکن آج پیغمبرؑ آگ میں گرتا ہے.... تو عرش سے آگ کو حکم دیا جاتا ہے کہ اے آگ آج تجھے جلانے کی اجازت نہیں ہے، امتحان میں نے پیغمبر کا لیا تھا، پیغمبر تو میرے نام پر کود پڑا ہے، اور میں دھڑلے کا ہوں، میں اپنے یاروں کو، میں اپنے پیاروں کو، آگ میں جلا نہیں سکتا ہوں، اللہ نے آگ کو حکم دیا تو قرآن بول اٹھا.... قرآن نے کہا:

قلنا یا نار کونی برداً وسلاماً علیٰ ابراھیم!

قرآن کہتا ہے ہم نے آگ کو حکم دیا اے آگ ٹھنڈی ہو جا، کیسی ٹھنڈی برف جیسی....؟ برف جیسی ٹھنڈی ہو جائے تو پیغمبر کو برف سے بھی تکلیف ہوگی، فرمایا نہیں....

برداً وسلاماً علیٰ ابراھیم!

اے آگ ٹھنڈی ہو جا!.... ایسی ٹھنڈی کہ ایئر کنڈیشنڈ بن جا۔

تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ دھکتے ہوئے انگارے عرش سے باتیں کر رہے ہیں، لیکن ان انگاروں کو ائیر کنڈیشنڈ بنانے والا خدا ابراہیم کو اعلیٰ نمبروں میں پاس کر چکا ہے، پیغمبر کا پہلا امتحان، کیا امتحان ہے....؟ آتش نمرود میں گرنا پیغمبر اس امتحان میں بھی کامیاب ہوا، پہلا امتحان آگ میں گرنے کا حکم ہے، نبی نے چھلانگ لگائی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دوسرا امتحان:

میرے بھائیو! اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دوسرا امتحان یہ لیا ہے کہ پیغمبر کے گھر میں اولاد نہیں ہے اللہ کا نبی اللہ کے دروازے پر رو رہا ہے، نبی روتا ہے، اور رو رو کر کیا کہتا ہے.... پیغمبر رو کر کہتا ہے....

رب ھب لی من الصالحین

اے اللہ! مجھے نیک بیٹا عطا فرما! نیک بچہ عطا کر،

پیغمبر کی عمر ایک سو بیس سال ہے، نبی اللہ کے دروازے پر رو رہا ہے، کہ اے اللہ! مجھے بیٹا عطا کر، تو بیوی دیوار کے پیچھے کھڑی ہے، مسکرا رہی ہے، کیا کہتی ہے....؟ تیری عمر ایک

سو بیس سال ہے، میری عمر نوے سال ہے، بیٹا کیسے ہوگا؟ یہ کہنے کی دیر تھی کہ جبرئیل امین اتر آئے.....اور انہوں نے کہا.....کیوں گھبراتے ہو.....؟ جو خدا آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کرسکتا ہے، وہ خدا بڑھاپے میں تمہاری جھولی بھی بیٹوں سے بھر سکتا ہے، یہ کہنے کی دیر تھی.....فبشرنٰھا باسحاق!اور ایک آیت میں ہے کہ پیغمبر کو اسماعیل کی خوشخبری دی گئی، بعد میں اسحاق کی خوشخبری دی گئی، پیغمبر بیٹے کی خوشخبری پا کر خوش ہوتا ہے، اور خوشی سے اللہ کے دروازے پر جھک جاتا ہے، بڑھاپے میں رو رو کر بیٹا مانگا گیا، نو مہینے کے بعد بچہ پیدا ہو گیا، ہاجرہ کی گود ہری ہو گئی، جس بچہ کو پیغمبر نے رو رو کر مانگا تھا، اللہ نے حکم دیا اے پیغمبر اس بیٹے کو اس کی ماں کے ساتھ لے چلو، کہاں لے چلوں.....؟ خانہ کعبہ میں لے جاؤ، عرب میں لے جاؤ، اور کعبہ کی بستی میں چھوڑ آؤ.....اے اللہ! وہاں پانی نہیں ہے.....فرمایا پانی نہ ہو.....اے اللہ! وہاں گھاس نہیں ہے.....فرمایا گھاس نہ ہو.....اے اللہ! وہاں مکان نہیں ہے.....فرمایا مکان نہ ہو.....کہا اے اللہ! وہاں رہائش نہیں ہے.....فرمایا رہائش نہ ہو.....
تو قرآن نے اس واقعہ کو بیان کیا:

ربّنا انّی اسکنت من ذرّیتی بوادٍ غیر ذی زرع عند بیتک المحرم!

تو اللہ نے فرمایا کہ رو کر بیٹا تو نے مانگا، ''لیکن امتحان'' بھی عرش سے خدا نے تیرے مقدر میں کر دیا ہے، پیغمبر بیٹے کو ساتھ لیتا ہے، بیوی کو ساتھ لیتا ہے، بابل کی بستی سے مصر کی بستی سے، عراق کی بستی سے چلتا ہے، جنگلوں کا سفر کر کے مکہ پہنچتا ہے، کعبہ کے قریب صفاء و مروہ کی پہاڑی کے نیچے، ہاجرہ کو کہتا ہے، ہاجرہ! یہاں بیٹھ جا! ہاجرہ بیٹھ گئی، بچہ بیٹھ گیا، پانی کا مشکیزہ ساتھ ہے، تھوڑا سا ستو ساتھ ہے، پیغمبر بیوی کو اور بیٹے کو چھوڑ کر چلنا چاہتا ہے، بیوی نے بازو پکڑ لیا، کہ جنگل میں چھوڑ کر کہاں جاؤ گے.....؟ تو پیغمبر نے اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہا، کہ اے ہاجرہ! مجھے تو تیرے ساتھ گفتگو کی بھی اجازت نہیں ہے۔

ربّنا انّی اسکنت من ذرّیتی بوادٍ غیر ذی زرع عند بیتک المحرم!

کعبہ کے پڑوس میں ایسی بستی میں، جہاں سبزہ کوئی نہیں ہے، جہاں پانی نہیں ہے، ایسی جگہ پر اللہ میری ذریت کو آباد کرنا چاہتا ہے.....ابراہیم علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ میں

اللہ کے حکم سے اے ہاجرہ! تیرے ساتھ گفتگو بھی نہیں کر سکتا، تو ہاجرہ نے کہا کہ اگر حکم خدا کا ہے تو جا ابراہیم! مجھے آج تیری بھی ضرورت نہیں ہے.... اس لئے کہ اگر تو خدا کے حکم کا پابند ہے تو ہاجرہ بھی خدا کے حکم کی پابند ہے.... رو رو کر بیٹا مانگا اس بیٹے کے لئے کہا کہ اس کو جنگل میں چھوڑ دو، ہاجرہ صفا و مروہ کی پہاڑی کے درمیان بیٹھ گئی، اور پیغمبر سواری پر بیٹھ کر چلے گئے، ایک دن گزرا، دو دن گزرے، کوئی شخص نہیں، کوئی سبزہ نہیں، کوئی پانی نہیں، کوئی آدمی نہیں، کوئی چرند پرند نہیں، صفاء و مروہ کی پہاڑی ہے، پانی ختم ہو گیا اور تین دن گزر گئے معصوم بچہ اسماعیل پیغمبر ساتھ ہے، باپ بھی نبی ہے، بیٹا بھی نبی، جب بیٹا پیاس سے تڑپنے لگا.... تو تڑپتے ہوئے بیٹے کو دیکھ کر ہاجرہ سے برداشت نہ ہو سکا.... ہاجرہ بچہ کو زمین پر رکھ کر وہاں سے چلتی ہے، پہاڑی پر چلتی ہے، پھر ادھر آتی ہے، کبھی دوسری پہاڑی پر چلتی ہے، لیکن جب درمیان میں پہنچتی ہے تو اس کو پہاڑوں کے درمیان ہونے کی وجہ سے بچہ نظر نہیں آتا، تو وہاں سے وہ ذرا بھاگ کر چلتی ہے، تیزی سے چلتی ہے، عرش والا خدا اس کو دیکھ رہا ہے، کہ امتحان ہاجرہ کا بھی ہے، اور امتحان بیٹے کا بھی ہے، اور امتحان باپ کا بھی ہے، اللہ تعالیٰ کو وہ ادائیں بڑی پسند آئیں کہ بیٹا زمین پر پڑا ہے، اور ماں پہاڑ کی چوٹی پر پھر دوسرے پہاڑ کی چوٹی پر، کبھی اوپر کبھی نیچے.... سات چکر لگائے، عرش والے خدا کو یہ سات چکر بڑے پسند آئے اور قرآن میں اللہ نے اس کا ذکر کیا فرمایا:

ان الصفا والمروہ من شعائر اللّٰہ!

ان پہاڑوں کو میں نے اپنی علامت بنا دیا۔

اور اس کے بعد حج کے موقع پر پیغمبر پر لازم کر دیا، صحابہ پر لازم کر دیا، کہ جب تم حج کرنے جاؤ، تو اسی طرح جس طرح ہاجرہ چکر لگا گئی تھی، اے محمد! تجھے بھی چکر لگانے پڑیں گے، اے ابو بکرؓ! تجھے بھی چکر لگانے پڑیں گے، ہاجرہ درمیان میں پہنچ کر تیزی سے چلتی تھی، اے حاجیو! تمہیں بھی تیزی سے چلنا پڑے گا، اس لئے کہ ہاجرہ کا صفا و مروہ پر چڑھنا بھی خدا کو پسند ہے، اور مروہ پر اترنا بھی پسند ہے، جب ہاجرہ زخموں سے چور ہو گئی، دکھوں سے بھرپور ہو گئی، ہاجرہ کے پاس سوائے پریشانی کے کچھ بھی نہ رہا، اللہ کے دروازے پر ہاجرہ رونے لگی، ہاجرہ روتی ہے

،روتی ہوئی بیٹے کے پاس آتی ہے اور سوچتی ہے کہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے بیٹا دنیا سے جا چکا ہوگا، بیٹا تڑپ کے جان دے چکا ہوگا، جب ہاجرہ پریشان ہوکر آئی تو کیا دیکھتی ہے کہ بیٹا ایڑیاں رگڑتا ہے اور ان ایڑیوں سے آب زم زم کا.... چشمہ نکل رہا ہے، آب زم زم کیوں نکلا ہے۔

آب زم زم کا رنگ، بو اور مزہ کیوں نہیں بدلتا....؟

اگر ایک ہاتھ کے تالاب میں پانی کھڑا کر دو، جب دس دن گزریں گے تو پانی کا رنگ بدل جائے گا، ذائقہ بدل جائے گا، مزہ بدل جائے گا، لیکن آج ہزاروں سال ہو گئے ہیں، آب زمزم کا نہ رنگ بدلتا ہے، نہ ذائقہ بدلتا ہے، نہ مزہ بدلتا ہے، نہ بو بدلتی ہے، آب زم زم کیوں نہیں بدلتا....؟ اس لئے کہ زم زم کے کنویں کو ایک پیغمبر کے پاؤں کی ایڑی لگ چکی ہے۔ میرے بھائیو! نبیؑ کے پاؤں کی ایڑی پانی کو لگتی ہے تو پانی نہیں بدلتا.... صدیق اکبرؓ کو نبی کا جسم لگا ہے وہ کیسے بدل گیا....؟ فاروقؓ کو محمدؐ کا جسم لگا ہے وہ کیسے بدل گیا ہے....؟ ہمارے پیغمبر سے ہزاروں سال پہلے ایک پیغمبر کی ایڑی پانی پہ لگی، پانی کا نہ رنگ بدلا نہ مزہ بدلا.... لیکن محمد ﷺ کے ساتھ چودہ سو سال سے صدیقؓ سویا ہوا ہے، نبیؑ کے بعد وہ کیسے بدل گیا....؟

حج کس چیز کا نام ہے....؟

حضرت امام غزالیؒ سے پوچھا گیا کہ حج کس چیز کا نام ہے.... تو امام غزالیؒ نے جواب دیا کہ:

حج ہاجرہ کی اداؤں کا نام ہے.... حج اسماعیلؑ کی وفاؤں کا نام ہے.... حج ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نام ہے.... میرے بھائیو! یہ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کا دوسرا امتحان تھا۔ پہلا امتحان آگ میں چھلانگ لگانے کا حکم ہوا.... تو پیغمبر نے فوراً چھلانگ لگا دی، دوسرا امتحان یہ تھا کہ بیوی اور بچے کو بیابان جنگل میں چھوڑ آؤ، پیغمبر فوراً چلے گئے۔ میرے دوستو! پیغمبر پہلے امتحان کی طرح اس دوسرے امتحان میں بھی کامیاب ہوا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تیسرا امتحان:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیوی اور بچے وہاں چھوڑ چکے تو اللہ پاک نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو واپس بلا لیا، حضرت ابراہیم واپس آ گئے، حضرت

اسماعیل علیہ السلام ذرا بڑے ہو گئے، جب بچہ تھوڑا سا بڑا ہو جائے اور چلنے پھرنے لگ جائے تو بہت پیارا لگتا ہے، بچہ بڑا ہو جائے پھر اکلوتا ہو، پھر خدا سے رو رو کر مانگا گیا ہو، اور پھر وہ بھی خدا کا نبی ہو، وہ بچہ خدا کا پیغمبر بھی ہو، وہ بچہ نبوت کا تاجدار بھی ہو، تھوڑا سا بڑا ہوا، چلنے پھرنے لگا، تو ایک دن اسی بچے کو خواب آیا.... کیا خواب آیا، بیٹے کو بھی خواب آیا، باپ کو بھی خواب آیا، اور اس خواب کا ذکر اللہ نے قرآن میں بھی بیان کیا کہ:

فلمّا بلغ معه السّعی قال یا بُنیَّ انّی اریٰ فی المنام

ایک دن ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اسماعیل بیٹا تو مجھے پیارا لگتا ہے، لیکن آج میں کیا کروں، کیونکہ پیغمبر کا خواب بھی وحی ہوتا ہے، ابھی خواب میں میں نے دیکھا، کہ تو نیچے لیٹا ہوا ہے اور تیرے گلے پہ ابراہیم چھری چلا رہا ہے، اے بیٹے! تیری کیا رائے ہے....؟ قرآن نے اس کا پورا نقشہ کھینچا ہے.... **فلما بلغ معه السعی**.... اسماعیل علیہ السلام ذرا بڑے ہو گئے، **قال یابنی** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے بیٹے!....

انّی اریٰ فی المنام میں نے خواب میں دیکھا.... کیا دیکھا....؟

انّی اذبحک کہ میں چھری لے کر تیری گلے پر چلا رہا ہوں، تجھے ذبح کر رہا ہوں،

فانظر ماذا تریٰ؟ میرے بیٹے تیری کیا رائے ہے....؟

کیا تجھے میں ذبح کر سکتا ہوں....؟ کیا تیرے گلے پہ چھری چلا سکتا ہوں....؟

میرے بھائیو! امتحان پیغمبر کا ہے ایک طرف پیغمبر ہے، اور دوسری طرف بھی پیغمبر ہے، باپ بھی پیغمبر ہے، اور بیٹا بھی پیغمبر ہے، دونوں پیغمبر ہیں، پیغمبر نے رو رو کر کہا.... اے اللہ! مجھے بیٹا دیدے، بیٹا مل گیا، پہلے حکم ہوا کہ اس کو جنگل میں چھوڑ دے، پھر حکم ہوا کہ اس کے گلے پہ چھری چلاؤ، ہائے! سینے پہ ہاتھ رکھ کر دیکھو، جوان بیٹا ہو، چھوٹا سا بیٹا ہو، اکلوتا بیٹا ہو، اس کے گلے پر چھری چلانے کا حکم پروردگار کر رہا ہو، کیا کرنا چاہئے....؟ پیغمبر نے جب کہا:

فانظر ماذا تریٰ

بیٹے! بتا تیری کیا رائے ہے، حفیظ جالندھریؒ سے رہا نہ گیا، وہ کہتا ہے....

پدر بولا کہ بیٹا رات میں نے خواب دیکھا ہے
کتابِ زندگی کا اک نرالا باب دیکھا ہے
یہ دیکھا ہے کہ خود میں آپ، تجھ کو ذبح کرتا ہوں
خدا کے حکم سے تیرے لہو سے ہاتھ بھرتا ہوں

ہائے! بیٹے نے چیخ کر کہا....ابا جان! آپ نے خواب دیکھا ہے، جلدی کرو، اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہو جائے، معصوم بیٹا کہتا ہے ابا جان! جلدی کرو، باپ چھری لایا ہے، بیٹے کو زمین پر لٹایا ہے، حاجی جہاں جا کر قربانیاں کرتے ہیں، مقام نحر پر بیٹے کو زمین پر لٹایا گیا ہے، باپ چھری چلاتا ہے، بیٹے کے گلے پر چھری چلاتا ہے، باپ نے بیٹے کا منہ اوپر کر رکھا ہے، چند منٹوں کے بعد، بیٹا اوپر منہ کرتا ہے تو باپ نے کہا کہ بیٹا منہ نیچے کرلو، کیوں....؟ اس لئے کہ بیٹا تو زمین پر لیٹا ہے، میں بیٹھا ہوں، میرے ہاتھ میں چھری ہے، حکم اللہ کا ہے، شیطان نے آکر وسوسہ ڈالا، مائی ہاجرہ کے دل میں.... ہاجرہ! تو نے بیٹے کو سرمہ ڈال دیا، کپڑے پہنا کر تیار کر دیا، تجھے پتہ ہے کہ ابراہیم بیٹے کو کہاں لے گیا....؟ ہاجرہ نے پوچھا کہ کہاں لے گیا....؟ تو ابلیس نے جواب دیا کہ ابراہیم بیٹے کے گلے پر چھری چلانے گیا ہے، ہاجرہ نے کہا کہ چھری کیوں چلے گی....؟ ابلیس نے کہا کہ ابراہیم کہتا ہے کہ اللہ کا حکم ہے، ہاجرہ نے کہا کہ اگر اللہ کا حکم ہے تو پھر مجھ سے غلطی ہوگئی ہے، پھر تو مجھے بھی ساتھ جانا چاہئے تھا، تاکہ میں بیٹے کے ہاتھ پکڑ لیتی، میں بازو پکڑ لیتی، میں پاؤں پکڑ لیتی، اور میرا خاوند چھری چلاتا، میں بھی امتحان میں پاس ہو جاتی، وہ بھی امتحان میں پاس ہو جاتا، بیٹا بھی امتحان میں پاس ہو جاتا۔ میرے بھائیو! توجہ کیجئے! بیٹا زمین پر لیٹا ہوا ہے باپ چھری چلا رہا ہے، گلے پہ، آنکھوں کے ساتھ آنکھیں ٹکراتی ہیں، بیٹے نے کہا کہ ابا جان میں منھ نیچے کرتا ہوں میں منہ زمین کی طرف کرتا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ میری آنکھ تمہاری محبت کی آنکھ سے ٹکرا جائے اور چھری چلانے میں تاخیر نہ ہو جائے، ہائے! بیٹے نے زمین کی طرف منھ کرلیا، باپ چھری چلاتا ہے....اوپر بھی نبی ہے....نیچے بھی نبی ہے....درمیان میں چھری ہے....چھری کا کام کاٹنا ہے، ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے، لیکن آج چھری چلتی کیوں

نہیں ....؟ جس طرح آگ کا کام جلانا تھا، اللہ نے آگ کو روک دیا تھا، کہ میرے ابراہیم کو مت جلاؤ، اسی طرح چھری کا کام کاٹنا ہے، آج چھری کو حکم ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کو کاٹنا نہیں ہے، ٹکڑے ٹکڑے نہیں کرنا، ذبح نہیں کرنا تو .... ابراہیمؑ پورا زور لگانے کے بعد.... ابراہیمؑ اپنی قوت آزمانے کے بعد.... ابراہیمؑ چھری چلانے کے بعد.... پوچھتا ہے کہ چھری تو چلتی کیوں نہیں ....؟ تیرا کام تو کاٹنا تھا، تیرا کام تو ٹکڑے ٹکڑے کرنا تھا، ساری زندگی تو کاٹتی رہی، لیکن آج تجھے کیا ہوگیا....؟ چھری جواب میں کہتی ہے کہ ابراہیم! میں کس کی بات مانوں.... جلیل کا حکم ہے کہ کاٹنے کی اجازت نہیں ہے، اسماعیل کی آنکھیں بندھی ہیں، ابراہیم کی آنکھیں بندھی ہیں، چند منٹوں کے بعد دیکھا کہ اسماعیل کی جگہ ایک جنت کا دنبہ لاکر رکھا گیا ہے، اور چھری اس دنبہ کے گلے پر چل گئی ہے۔ قرآن پاک نے کیا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے.... فلمّا بلغ معه السّعی قال یا بُنی انّی اریٰ فی المنام انّی اذبحک فانظر ماذا تریٰ قال :یآابت افعل ماتؤمر . . بیٹے نے کہا اباجان جلدی کرو جو حکم خدا نے دیا ہے، اس میں تاخیر نہ کرو، کیونکہ ستجدنی انشآء اللّٰه من الصّابرین مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ فلمآ اسلما وتلّه للجبین

اور اسماعیل کو جبین کے بل زمین پر لٹادیا.... اور ذبح کرنا شروع کردیا،

وفدیناه بذبح عظیم

اور اس کے بدلے ایک دنبہ خدا نے جنت سے لاکر رکھ دیا، قرآن نے اسی کو آگے جاکر کہا....

انّ هٰذا لهو البلآء المبین. وفدینٰه بذبح عظیم

اللہ نے فرمایا: اے ابراہیم! تو نے میرے حکم پر بیٹے کے گلے پر چھری چلانے کا ارادہ کرلیا، اگر چھری آج چل جاتی پھر قیامت تک عید الاضحیٰ کے موقع پر ہر باپ اپنے بیٹے کے گلے پر چھری چلاتا.... ابراہیمؑ مجھے پتہ تھا کہ پاکستان کی قوم تو بکرے قربان نہیں کریگی، پاکستان کی قوم تو اونٹ قربان نہیں کرے گی .... بیٹا کیسے قربان کرے گی؟ اے ابراہیم! تم سر اٹھاؤ، تم کامیاب ہوگئے ہو، تم نے امتحان میں گولڈ میڈل حاصل کرلیا ہے۔ میں نے تجھے کہا کہ .... آگ میں کود جا.... تو آگ میں کود پڑا.... میں نے کہا کہ بچے کو جنگل میں چھوڑ

دے تو نے بچے کو جنگل میں چھوڑ دیا.... میں نے کہا کہ بیٹے کے گلے پر چھری چلا تو چھری چلانے کے لئے تیار ہو گیا۔ اے ابراہیمؑ! تو نے تین امتحان میرے دروازے پر پاس کئے، اور اعلیٰ نمبروں میں پاس کئے، لہٰذا میں نے تجھے فرسٹ ڈویژن دے دی، میں نے تجھے اعلیٰ نمبر دیدیئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چوتھا امتحان: میرے بھائیو! حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چوتھا امتحان یہ ہوا .... کہ اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم تو اپنے بچے کو لے کر کعبہ میں آجا، اور میرے گھر کو تعمیر کر، میرے گھر کو کھڑا کر، ابراہیم اپنے بیٹے کو لے کر کعبہ کی تعمیر کرنے کے لئے آرہا ہے، اسماعیل اینٹیں اٹھا کر دیتا ہے، اور ابراہیم علیہ السلام اینٹیں لگا رہا ہے، اور قرآن نے کہا:

واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل ربّنا تقبل منّا انّک انت السّمیع العلیمO

بیٹا اینٹیں اٹھا رہا ہے، باپ اینٹیں لگا رہا ہے، چار امتحان ابراہیم علیہ السلام نے پاس کر لئے ....

امتحانات میں کامیابی پر انعام: چاروں امتحانوں کے بعد ابراہیم علیہ السلام نے کہا.... اے اللہ! میری دعا قبول کر.... اللہ تعالیٰ نے فرمایا دعا ایک نہیں .... آج تو جو مانگے گا.... میں تجھے دوں گا، میں نے چاروں امتحانوں میں تجھے اعلیٰ نمبروں میں پاس کر دیا ہے، ابراہیم کیا مانگتا ہے....؟ مانگ جو مانگتا ہے، تو اللہ کے پیغمبر ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی دیواروں کے نیچے کھڑے ہو کر.... خدا کے سامنے دعا مانگی.... آمین اسماعیل نے کہی.... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا یہ کی....

ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم

اے اللہ! میں تجھ سے دولت نہیں مانگتا، تیرے سے پیسہ نہیں مانگتا، تیرے سے سونا چاندی اور پلاٹ نہیں مانگتا، اے اللہ! میں چار امتحانوں میں پاس ہوا، کامیاب ہوا، لہٰذا اس انعام میں تجھ سے ایک چیز مانگتا ہوں.... کہ جس محمد ﷺ کو تو نے آخر الزماں نبی بنا کر بھیجنا ہے، اس کو میری اولاد میں پیدا کر دے....!!

چار امتحانوں میں کامیاب ہونے کے بعد گولڈ میڈل ابراہیم علیہ السلام نے محمد رسول اللہ کی شکل میں طلب کیا، اور اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور محمد رسول اللہ کو ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں پیدا فرمایا۔

میرے بھائیو! میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ چار امتحان پیغمبر نے پاس کئے چاروں امتحانوں میں گھر نہیں دیکھا، اولاد نہیں دیکھی، رشتہ دار نہیں دیکھے، کچھ نہیں دیکھا، بلکہ صرف خدا کی رضا مندی کو دیکھا، صرف خدا کی خوشنودی کو دیکھا اور کعبہ کو آباد کیا، ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ.... بیٹے اسماعیل کے پاؤں کے تلوؤں سے پانی کا چشمہ نکل آیا، کیوں نکلا....؟ اس لئے کہ اسماعیل کی اولاد میں محمد رسول اللہ ﷺ نے پیدا ہونا تھا، اور اس کے قدموں سے اسی جگہ پر ہدایت کے چشمے کو جاری ہونا تھا، ایک نبی کے پاؤں سے پانی کا چشمہ نکلا.... ہائے! آج تک موجود ہے، اور محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں سے اسی مکہ کی سرزمین پر ہدایت کے چشمے نکلے، ہدایت کے چشمے کملی والے کے قدموں سے نکلے۔ پانی کے چشمے اسماعیل علیہ السلام کے قدموں سے نکلے تقریباً چوالیسویں پشت میں محمد رسول اللہ ﷺ کے دادا اسماعیل بنتے ہیں۔ یہ بھی دیکھئے.... کہ ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے، ایک بیٹے کا نام اسماعیل ہے، ایک بیٹے کا نام اسحاق ہے، اسحاق کے بیٹے یعقوب، یعقوب کے بیٹے یوسف ہیں، یہ پیغمبروں کا سلسلہ نسب ہے، اور یعقوب کو عربی زبان میں "اسرائیل" کہتے ہیں، عربی زبان میں یعقوب پیغمبر کا نام اسرائیل ہے، اور بنی اسرائیل کا معنی ہے یعقوب علیہ السلام کی اولاد.... تو اب آپ دیکھئے کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں اٹھارہ ہزار پیغمبر پیدا ہوئے، اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں محمد رسول اللہ پیدا ہوئے، اللہ تعالیٰ نے ابراہیم پیغمبر کو کتنا کامیاب کیا.... اور یہ دعا قبول کی....

ربنا انی اسکنت من ذریتی بوادٍ غیر ذی زرعٍ عند بیتک المحرم

اے اللہ! میری اولاد کو اسی شہر میں آباد کر۔

آج جو مکہ مدینہ کی عربی آبادی ہے، وہ ساری حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہے، اور بکر بن وائل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کا چشم و چراغ تھا، جس کی اولاد

میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا کیا.... یہ وہ چار امتحانات تھے، جن میں اللہ کے پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کامیاب ہوئے۔

میرے بھائیو! سپاہ صحابہ کے رضا کارو، میں آپ کے سامنے پیغمبروں کے واقعات اس لئے دہراتا ہوں تاکہ آپ کو پتہ چل جائے کہ جہاں اللہ کا حکم ہوتا ہے.... جہاں پیغمبر کا حکم ہوتا ہے، جہاں خدا کی مشیت ہوتی ہے، وہاں سب کچھ لٹا کر بھی اللہ کے دین کو سینے سے لگایا جاتا ہے، اولاد کی کوئی حقیقت نہیں ہے.... آپ نے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کی کوئی پرواہ نہیں کی، بلکہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی، آگ میں گرنے کا حکم ہوا، آگ میں چھلانگ لگادی، جان کے بعد انسان کو اولاد سب سے زیادہ دوسرے نمبر پر پیاری ہوتی ہے، لیکن پیغمبر علیہ السلام نے اولاد کی بھی قربانی کردی۔ انسان کو مال بھی بہت پیارا ہوتا ہے، لیکن ابراہیمؑ نے مال کو بھی کعبہ کی تعمیر پہ لگادیا۔

میرے بھائیو! پیغمبر ابراہیم علیہ السلام کے اسوہ نے مجھے اور تجھے بتادیا کہ جب دین کا معاملہ آئے جب شریعت کا معاملہ آئے، جب رسول اللہ ﷺ کی ناموس کا معاملہ آئے، جب محمدؐ کے دین کا معاملہ آئے.... تو اس وقت نہ تمہیں جان کا خیال کرنا ہوگا، نہ تمہیں مال کا خیال کرنا ہوگا، نہ اپنی اولاد کا خیال کرنا ہوگا۔ میرے بھائیو! انبیاء کے مشن پر چلنے والا.... وہی انسان ہے کہ جو سب کچھ لٹا کے پیغمبر کے دین کو سربلند کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

❁❁❁